تفسیر احمد

سُورَةُ العَلَق

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «العلق» کا تفسیر و ترجمه

تصنیف: امین الدین « سعیدي - سعید افغانی»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحیم

سورة العلق

جزء (30)

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی ہے اس کی "19" آیتیں ہیں

وجہ تسمیہ:

اس سورت کا نام "علق" رکھنے کی وجه اس کی دوسری آیت هے، اسی طرح اس سورت کو "اقرأ" اور "قلم " بھی کها جاتاهے، کیونکه الله تعالی نے اپنے فرمان "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ‌ۚ ۝۱ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ‌ۚ ۝۲ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ ۝۳ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ ۝۴ " سے اس کا آغاز کیاهے۔

یه سوره آسمان اور انسان کے درمیان تقریبًا چھ صدیوں (حضرت عیسیٰ اور حضرت محمدؐ کی درمیان کا زمانه) کے بعد پهلا رابطہ هے اور اسی ربط سے زمین پر بڑی بڑی تبدیلیاں رونما هوئی هیں، اور انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی اس میں، خصلتوں، مزاجوں، فطرت اور عادات میں هونے والی تبدیلیاں متعین ہوتی ہیں -

یه بات قابل ذکر هے که اس سورت کی ابتدا قرآن مجید کی پهلی نازل شده آیات هیں، لیکن اس سورت کا بقیه حصه رسول الله صلی الله علیه وسلم کی قریش میں دعوت کی اشاعت اور اس دعوت کے خلاف ان کی تحریکوں کے بعد نازل هوا۔

سوره علق کی آیات، الفاظ اور حروف کی تعداد

یه وه پهلی سورت هے جس کی پهلی پانچ آیات مکه میں بنی اکرم صلی الله علیه وسلم کے قلب اطہر پر نازل هوئیں، سوره "علق" جسے سوره " اقرأ" کے نام سے بھی جانا جاتاهے، مکی سورتوں میں سے ایک هے، اس سورت میں ایک (۱) رکوع، انیس (۱۹) آیتیں، تہتر (۷۳) الفاظ، ایک سوستانوے (۱۹۷) حروف اور ایک سو پچیس (۱۲۵) نقطے هیں۔

(قرآن کی سورتوں میں حروف کی تعداد میں علماء کی آراء مختلف ہیں، اس بحث کی تفصیل کے لیے سوره" طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں).

سوره علق اور سوره تین میں ربط ومناسبت

سوره تین میں انسان کی منفرد اور خوبصورت تخلیق کا حواله دیاگیاهے، اور انسان کی تخلیق علق اور اس کی تخلیق کے ماده سے بحث کی گئی هے، یه سورت ابدی دنیا کی حالت بھی بتاتی هے، جو پچھلی سورت کا اعاده کرتی هے (آیات متبرکه : ۵ اور ۷).

(c) ketabton.com: The Digital Library

ملاحظہ

سورع علق کی (۱۹) انیسویں آیت میں سجده تلاوت هے، آپ اسی تفسیر کی سوره النجم میں سجده تلاوت کے حکم کے بارے میں تفصیلی معلومات پڑھ سکتے هیں۔

سوره علق کے مشتملات

مفسرین کی اکثریت کی رائے یه هے که اس سورت کے مشتملات سے یه بات واضح هوتی هے که یه سورت پهلی وحی هے جو رسول الله صلی الله علیه وسلم پر نازل هوئی۔

شروع میں وه حضور صلی الله علیه وسلم کو پڑھنےاور تلاوت کرنے کا حکم دیتی هے، اور پهر انسان کی تخلیق کے بعد خون کے ایک حقیر لوتھڑے کے بارے میں بات کرتی هے، اور انسان کی تکمیل کے بعد اگلے مرحلے میں وه خدا کے فضل ورحمت کی روشنی میں علم، دانش اور قلم سے اس کی واقفیت کے بارے میں بحث کرتی هے ، اگلے مرحلے میں، وه ناشکرے انسان جو خدا کی تمام نعمتوں اور دی هوئی عزت کے باوجود سرکشی اور نافرمانی کا راسته اختیار کرتا هے کے بارے میں بات کرتی هے ۔

آخر میں ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب کی طرف اشاره کرتی هے جو لوگوں کی هدایت اور نیک کاموں میں رکاوٹ بنتے هیں، سجدے کے حکم اور بارگاه الهی میں تقرب حاصل کرنے کےحکم کے ساتھ سورت کا اختتام هوتاهے۔

مجموعی طورپر سوره علق کے موضوعات کا پورا خلاصه درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتاهے

1 - وحی کے نزول کا آغاز بنی صلی الله علیه وسلم کی خاتم (مهر) پر ۔

2 - وحی کے نزول کا آغاز بنی صلی الله علیه وسلم کی خاتم (مهر) پر ۔

3 - بدبخت ابوجهل کا قصه اور نبی صلی الله علیه وسلم کونماز پڑھنے سےمنع کرنا۔

4 - سوره علق کانبی کریم صلی الله علیه وسلم پر الله تعالی کے فضل اور رحمت کے بیان کے ساتھ آغاز هوتاهے، سورت کے شروع میں الله تعالی همیں یاد دلاتاهے که یه قرآن یعنی: " ابدی معجزه" ان پر نازل کیاهے، جب که وه "غار حرا" میں اپنے رب کی عبادت میں مشغول تھے "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ‌ۚ‏ ۝۱ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ‌ۚ‏ ۝۲ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ‏ ۝۳ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ‏ ۝۴ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡؕ‏ ۝۵ " اس کے بعد وه اس دنیا میں انسان کی سرکشی اور طغیان پر بحث کرتی هوئی کهتی هے که جب بهی انسان کے پاس طاقت

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور دولت هوتی هے تو وه خدا کے حکم کی نافرمانی کرتاهے، اور اپنے پاس موجود نعمتوں اور دولت کی وجه سے وه سرکشی میں پڑجاتاهے، حالانکه برعکس ان نعمتوں کے جو خدا نے اپنے فضل اور مهربانی سے اسے عطاء کی هیں اس کا شکر اداکرنا چاهیے، نه که اس کی نعمتوں کا انکار کرے، اسی طرح یه سورت آخرت کے انعامات کے حصول کے لیے الله کی طرف لوٹنے کی یاد دهانی کرواتی هے: "كَلَّآ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَيَطْغَىٰٓ ۝٦ أَن رَّءَاهُ ٱسْتَغْنَىٰٓ ۝٧ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ ٱلرُّجْعَىٰٓ ۝٨ ".

اس کے بعدیه سورت اس امت کے فرعون ابوجهل کا واقعه زیربحث لاتی هے، که نبی صلی الله علیه وسلم کو ڈرایا کرتاتها، اور بتوں کی مدد ونصرت کی خاطر پیغمبر کو نماز قائم کرنے سے روکتاتها، "أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يَنْهَىٰ ۝٩ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ۝١٠" سوره کے آخر اور اختتام پر اس بدبخت کافر کو دهمکی دی گئی هے که اگر اس نے اپنی گمراهی اور سرکشی جاری رکهی تو اسے سخت سزادی جائے گی، اور اس نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کوبهی هدایت کی که اس مجرم اور گنهگار کے ڈرانے اور دهمکانے پر کان نه دهریں، "كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ ۝ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ۝١٥ نَاصِيَةٍ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝١٦ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ۝١٧ سَنَدْعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ۝١٨ كَلَّا ۝ لَا تُطِعْهُ وَٱسْجُدْ وَٱقْتَرِب ۩ ۝١٩ " جیسا که هم نے ذکر کیاکه سوره مبارکه قرآن پڑهنے اور سیکهنے کی دعوت سےشروع هوتی هے، دعا اور عبادت کی وصیت وسفارش پرختم هوتی هے، تاکه علم کو عمل کے ساته ملایاجائے، ابتداء اورانتهاء متواتر، منظم اور ایک جیسے رهیں۔

تاریخ اسلام میں وحی کا آغاز

عالم اسلام کے اکثر مفسرین اس بارے میں متفق الرأئے هیں که: سوره علق کی ابتدائی آیات هی پهلی نازل هونے والی وحی هے: "ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ۝١ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ۝٣ ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ ٱلْإِنسَٰنَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝٥ " (سوره علق آیات: 1 تا 5)

امام احمد رحمة الله علیه کهتے هیں که عبدالرزاق اور معمربن زهری نے عروه سے انهوں نے عائشه رضی الله عنها سے روایت کیا هے که انهوں نے کها: سب سے پهلے چیز جو نبی صلی الله علیه وسلم پرنازل هوئی وه نیند میں ایک سچے خواب کی صورت میں تهی، آپؑ جب بهی رات کو کوئی خواب دیکهتے وه صبح کی روشنی کی طرح سچ ثابت هوتا، اس مرحلے کے بعد آپؑ نے

(c) ketabton.com: The Digital Library

تنهائی پسند کی ، غار حرا میں الگ تهلک اور تنها رهتے اور کئی راتوں تک عبادت کرتے رهتے، اپنا زاد راه اور توشه تیارکرکے اس خلوت میں اپنے ساتھ لے جاتےتھے۔

اس کے بعد خدیجہؓ کے پاس آتے اور دوسری راتوں کے لیے دوباره اپنا زاد راه اور توشه لے کرجاتے، یهاں تک که جب وه غارحرا میں تھے، حق اورسچ ان تک پهنچ گیا، فرشته آپؐ کے پاس آیا اور پڑھنے کو کها، آپؐ نے کها که مجھے پڑھنا نهیں آتا، پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں که: فرشتہ نے مجھے پکڑ کر سینے سے لگایا اور بھینچا، یهاں تک میں تھک گیا، اور بے بس تھا ، میرے اندر توانائی نه رهی، پھر اس نے مجھے چھوڑدیا اور کها: پڑھو: میں نے کها مجھے پڑھنا نهیں آتا، اس نے دوسری بار مجھے پکڑ کر بھینچا، یهاں تک که میں تھک گیا، بے بس هوگیا اور مجھ میں طاقت نهیں رهی، پھر مجھے چھوڑدیا اور کها: پڑھو: میں نے کها: مجھے پڑھنا نهیں آتا، پھر اس نے مجھے تیسری بار پکڑ کر دبایا اور جھنجوڑا، یهاں تک که میں تھک گیا، بے بس هوگیا، اور مجھ میں توانائی نه رهی، پھر کها: "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ۝۲ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ۝۳ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ۝۵ " (اے محمد ! پڑھو جو تم پرنازل هواهے، اس کی شروعات کرو) پڑھ اپنے پروردگار کا نام لے کر، جس نے (جهاں کو پیداکیا) انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم هے، (آپ کے خیال سے ان عظمتوں اور احسانات کے بعد جو آپ دیکھیں گے که تلاوت کی تعلیم ان کے سامنے ساده اور معمولی هے) وه جس نے علم سکھایا قلم سے، (انسانوں کو بهت ساری چیزیں سکھائیں) آنحضرت صلی الله علیه وسلم ان آیات کے ساتھ اس حالت میں گھر لوٹے که آپ کا جسم کانپ رهاتھا، جب خدیجه کے پاس پهنچے تو کها: "زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی" (مجھے ڈھانپو، مجھے ڈھانپو) ان کو ڈھانپا گیا یهاں تک که خوف دور هوگیا، پھر فرمایا: "یاخدیجه مالی" اے خدیجه ! مجھے کیا هوا هے، خدیجه کو آپؐ نے اس واقعه سے آگاه کیا، فرمایا: "قَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِی" میں درحقیقت اپنے آپ پر ڈرگیاتھا۔

خدیجه نے کها: کبھی نهیں ، کبھی نهیں! خوشخبری هو آپ کو، الله کی قسم ! الله تعالی آپ کو کبھی ذلیل نهیں کرے گا، کیونکه آپ رشته داری کا خیال رکھتے هیں، اور صله رحمی بھی بجالاتے هیں، آپ سچے هیں اور سچ بولتے هیں ، آپ درد مندوں کی داد رسی کرتے هیں، اور محتاجوں کی مدد کرتے

(c) ketabton.com: The Digital Library

هیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، اور خدا تعالی کی طرف سے آئی ہوئی آفات اور حوادث کے موقع پر آپ دوسروں کے مددگار بن جاتے ھیں۔
پھر خدیجہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کو ورقه بن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی کے پاس لے گئیں۔
ورقه خدیجه کے چچا کا بیٹا تھا، زمانه جاهلیت میں عیسائی هوگیاتھا ، انجیل کی کتابوں کو عبرانی زبان سے عربی میں منتقل کرتاتھا، بوڑھا اور اندھا هوگیاتھا، خدیجه نے اس سے کها: اے چچا کے بیٹے ، اپنے بھائی کے بیٹے کی باتیں سنو، ورقه نے کها: اے چچا زاد بھائی تم کیا دیکھتے هو ؟ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جو کچھ دیکھا اسے بیان کیا، ورقه نے کها: یه وهی راز دار تھے جسے جبرئیل کهتے هیں، جو موسی علیه السلام کے پاس آیا کرتے تھے، کاش میں اس وقت جواں هوتا، کاش میں اس وقت زنده هوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکالے گی، آپ صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "أوَمُخرِجِيَّ هُم؟" (کیا وہ مجھے نکالیں گے؟) ورقه نے کها که: هاں! کوئی آدمی کبھی ایسی چیز نهیں لایا جو تم اپنے ساتھ لائے هو، سوائے اس کے که اس سے دشمنی هوکی گئی هے، اگر میں زنده رها تو آپ کی بھرپور مدد کروں گا، لیکن کچھ عرصہ نهیں گذرا تھا که ورقه وفات پاگئے....الخ یه روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں زهری سے منقول هے۔
آیت: "اقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ... " دراصل نبی صلی الله علیه وسلم کی بعثت کا آغاز تھا، علامه مبارکپوری کتاب "الرحیق المختوم" میں لکھتے هیں که: مختلف قرائن، شواهد اور دلائل کو جانچ کر هم 21 رمضان المبارک بروز پیر کی شام به مطابق سنه 10 عیسوی کو نبی صلی الله علیه وسلم کی یوم ولادت کا متعین کرسکتے هیں، که اس وقت ٹھیک چالیس قمری سال ، چھ ماه اور باره دن آپ کی باعزت زندگی گذرچکی تھی، جو که 39 شمسی سال اور 2 ماه اور بیس دن کے برابر هے۔
اسی طرح وه آگے لکھتے هیں: سیرت نگاروں میں نبی صلی الله علیه وسلم پر خدا کی طرف نبوت اور وحی بھیجنے کے پهلے مهینے کے تعین کے بارے میں بهت زیاده اختلاف پایا جاتاهے، بهت سے سیرت نگاروں کی رائی هے که یه ربیع الاول کا مهینه تھا، ا ن میں سے ایک اور گروه کا خیال هے که یه رمضان کامهینه تھا۔
بعض نے یه بھی کهاهے: یه رجب کا مهینه تھا، هم نے ترجیح دی هے که یه رمضان کا مهینه تھا، اور یہ اس آیت شریفه کی وجه سے هے: "شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ " اور دوسری آیت مبارکه فرماتی هے: "اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ" ۝

(c) ketabton.com: The Digital Library

" که شب قدر رمضان کے مهینے میں هی هے، اور شب قدر وهی رات ہے جس کے بارے میں الله تعالی سوره دخان آیت : 3 میں فرماتاهے، "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ۝۳ " (سوره الدخان: 3) .

نیز اس دلیل کی بنیاد پرکه نبی صلی الله علیه وسلم غار حرا میں رمضان میں قیام فرمایا، اور جبرئیل علیه السلام کے نزول کا واقعه بهی اسی مهینے میں پیش آیا، جیساکه سب جانتے هیں ، جولوگ یه کهتے هیں که رمضان کے مهینے میں وحی کانزول هواهے، وه بهی اس دن کے صحیح تعیین کے بارے میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتے هیں، اس سلسلے میں مختلف روایات موجود هیں بعض نے ساتواں دن کها، بعض سترهویں اور بعض نے اٹهارواں کهاهے. ابن اسحاق اور بعض دوسرے سیرت نگاروں کا خیال هے که یه دن 17 رمضان کا دن تها، تا هم ، هم نے ترجیح دی ہے که یه 21 واں دن تها، اس دلیل کے بنیاد پر که تمام سیرت نگار یا ان میں سے اکثر اس بات پر متفق هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم پیر کے دن مبعوث هوئے، جیسا که خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایاکه : "فیه ولدت وفیه انزل علی" اور دوسری روایت میں ہے: "ذاك یوم ولدت فیه ویوم بعثت او انزل علی فیه (صحیح مسلم، جلد 1، صفحه 368؛ مسند احمد، جلد 5، صفحه 297، 299؛ بیهقي، جلد 4، صفحه 286، 300: حاکم نیشابوري، جلد 2، صفحه 62) " وه رمضان کا مهینه پیر کا دن ساتویں تاریخ تهی، اسی طرح چودهواں ، اکیسواں اور اٹهائیسواں بهی موافق آتاهے، صحیح احادیث کے مفهوم کے مطابق شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرےمیں ایک رات ہے .

اگر اس آیت کریمه میں جو مذکور ہےکه : "اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ۝۳ " ابوقتاده کی روایت که: آنحضرت کی بعثت پیر کے دن هوئی تهی، ایک ساتھ جمع کرلیں، اسی طرح تقابلی کلینڈر کے مطابق جو اس سال رمضان کے دنوں کے ساتھ پیر کی مطابقت کا تعین کرتاهے، همارے لیے یه بات یقینی هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم کی بعثت 21 رمضان المبارک کی رات کو تهی.

سورت کے عمومی اور بنیادی مقاصد

1 - انسان کی توجه الله کی طرف هو، جورب ، خالق ، عزت والا، سکهانے والا اور جهالت کے پردے هٹانے والاهے.

2 - انسان کی توجه اس بات کی طرف هوکه الله تعالی نے اسے خون کے لوتهڑے سے پیدا کیاهے، اور وه رب العزت کی ربوبیت کے ماتحت هے،

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور علم ومعرفت کا علمبردار ھے ، اور جب وہ خود کو حاجتمند نہ سمجھے اور بے پروا پائے تو فساد اور سرکشی کرتاھے ۔

3 - اس بات پر توجہ دینا کہ ھرچیز الله کی طرف لوٹتی ھے، ھرچیز کی ابتدا اور تکمیل اسی کے ھاتھ میں ھے۔

4 - انسان کو اس کے فرائض سے آگاہ کرنا کہ اس کی تلاوت بلکہ اس کے تمام اعمال بھی خدا کے نام اور ھدایت کی راہ میں ھوں، اور تقوی کا حکم دے، حق کے ساتھ جنگ نہ کرے اور اس سے منہ نہ پھیرے اور جان لے کہ خدا اسے دیکھ رھاھے، (اور وہ خدا کے محضر اور سامنے ھے)۔

5 - اور اس بات کی طرف توجہ دلاناکہ خدا چاھتاھے کہ ھم ظالموں اور فاسقوں کی پیروی نہ کریں، اور خدا کے بندے اسی کے مطیع ھوں، اور اس کے قریب ھونا چاھتے ھوں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورة العلق

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ‌ۚ ۝۱ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ‌ۚ ۝۲ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ ۝۳ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ ۝۴
عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡؕ ۝۵ كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓىۙ ۝۶ اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰىؕ ۝۷ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰىؕ ۝۸
اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يَنۡهٰىۙ ۝۹ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰىؕ ۝۱۰ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓىۙ ۝۱۱ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ ۝۱۲ اَرَءَيۡتَ اِنۡ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ ۝۱۳ اَلَمۡ يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰىؕ ۝۱۴ كَلَّا لَـئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ ۝۱۰ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝۱۵ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ
خَاطِئَةٍ‌ ۝۱۶ فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ ۝۱۷ سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۸ كَلَّا ؕ ۝۰ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ ۝۱۹

سورت کا ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ	شروع کرتاھوں اللہ کے نام سے جوبڑا مھربان نھایت رحم والاھے
اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ‌ۚ ۝۱	اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا
خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ‌ۚ ۝۲	اس نے انسان کو ایک جمے ھوئے خون سے پیدا کیا
اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ ۝۳	پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ کرم والاھے
الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ ۝۴	وہ خدا جس نے قلم کے ساتھ (انسان کو کچھ چیزیں) سکھایا
عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡؕ ۝۵	اس نے انسان کو وہ سکھایا جو وہ نھیں جانتاتھا
كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓىۙ ۝۶	ھرگز نھیں، بیشک انسان یقیناً حد سے نکل جاتاھے
اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰىؕ ۝۷	اس لیے کہ وہ خود کو دیکھتا ھے کہ غنی ھوگیاھے
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰىؕ ۝۸	یقینا تیرے رب ھی کی طرف لوٹنا ھے
اَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ يَنۡهٰىۙ ۝۹	کیا تونے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتاھے
عَبۡدًا اِذَا صَلّٰىؕ ۝۱۰	ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتاھے (ایسا روکنے والا عذاب الھی کا مستحق نھیں ھے؟)
اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ عَلَى الۡهُدٰٓىۙ ۝۱۱	کیا تونے دیکھا اگروہ ھدایت پر ھو

(c) ketabton.com: The Digital Library

اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰیؕ﴿۱۲﴾	یا اس نے پرهیزگاری کا حکم دیا هو
اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰیؕ﴿۱۳﴾	کیا تونے دیکھا اگر اس (منع کرنے والا) نے جھٹلایا اور منه موڑا
اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰیؕ﴿۱۴﴾	تو کیا اس نے یه نه جانا که یقیناً الله دیکھ رهاهے
کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ﴿۱۵﴾	هرگز نهیں، یقیناً اگر وه باز نه آیا تو هم ضرور اسے پیشانے کے بالوں سے گھسیٹیں گے
نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾	یعنی اس جھوٹی خطا کار پیشانی کے بال
فَلۡیَدۡعُ نَادِیَهٗ ﴿۱۷﴾	پس وه اپنے یاروں کی مجلس کو بلالے
سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَةَ ﴿۱۸﴾	هم عنقریب جهنم کے فرشتوں کو بلالیں گے
کَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَ اسۡجُدۡ وَ اقۡتَرِبۡ ﴿۱۹﴾	هرگزنهیں، اس کا کهنا مت مان اور سجده کر اور بهت قریب هوجا

سورت کی تفسیر

محترم قارئین:

آیات مبارکه "1 تا 5" تک انسانی تخلیق کی حکمت اور اسے لکھنا پڑھنا سکھانےجیسے موضوعات کے بارے میں بحث کی گئی هے ۔

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾	اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا

یه الله تعالی کا نبی صلی الله علیه وسلم سے پهلا خطاب هے، اور اس میں پڑھنے لکھنے اور علم حاصل کرنے کی طرف بلانا بھی شامل هے، کیونکه یهی اسلام کا نصب العین هے، اسلام کی امتیازی صفات میں سے ایک یه بھی هے که اس نے اپنی دعوت کا آغاز پڑھنے، علم اور قلم سے کیا، یعنی اے محمد ! (اپنے رب کا نام لےکرپڑھ جس نے پیدا کیا)، (اے محمد ! جوکچھ آپ پر نازل کیا گیاهے اسے پڑھو) اور اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے (سارے جهاں) کو پیدا کیاهے، پڑھ کیونکه پڑھنے سےعلم اور معرفت حاصل هوتی هے، اور رب کی عبادت کی توفیق نصیب هوتی ، اور الله کے نام سے برکتیں اور کامیابیاں ملتی هیں۔

کتنی خوبصورت بات هے که اسلام کے مقدس دین کے پهلے آسمانی حکم میں همیں اس خصورتی کے ساتھ ثقافتی حکم ملتاهے، اس لوح اور تختی کا پڑھنا

(c) ketabton.com: The Digital Library

جو پهلی بار بنی صلی الله علیه وسلم کے سامنے کهولی گئی، جوکه باقاعده لکهی هوئی تهی۔

اسی طرح "اقرأ " کے حکم میں یه اهم نکته هے که جوکچھ تجھ پرنازل کیا جائے گا وه پڑهنے کا بهی هے نه که صرف سمجهنے کا ، اس کے نام پر پڑه جس نے آپ کی مصلحتوں اور منفعتوں کا خیال رکها، یه تعبیر زیاده الفت او محبت پر دلالت کرتی هے اور اطاعت کے لیے زیاده رغبت دیتی هے۔

اسی طرح "اقرأ" کے حکم میں یه اهم نکته بهی هے که جو کچھ آپ پر نازل کیاجائے گا وه صرف پڑهنے کا نهیں سمجهنے کا بهی هے۔

جی هاں! پڑه اس کے نام پر جس نے تجهے پیدا کیا، تو الله سبحانه وتعالی اپنے آپ کو اس صفت کے ساتھ همارے سامنے بیان کرتاهے تا که همیں تخلیق کی نعمت یاد دلائی جائے ، کیونکه تخلیق کی نعمت سب سے بڑی اور پهلی نعمت هے۔

یعنی : اے پیغمبر پڑه خدا کے نام سے جس نے تجهے پیدا کیا، اگرچه اس سے پهلے آپ نه پڑهنا جانتے تهے اور نه لکهنا، کیونکه کائنات کو بنانے والی ذات اس پر بهی قادر هے که آپ میں پڑهنے کی صلاحیت پیدا کردے۔

"الّذی خلق" یهاں صفت تخلیق ذکر کرنے کی حکمت شاید یه هوکه جس طرح مخلوقات پر تخلیق کا انعام اور احسان هواهے، توگویا اسے سب سے پهلا تحفه اور انعام یهی دیاگیاهے ، یهاں خلق کا "مفعول" یعنی جو چیز تخلیق کی گئ هے اس کا ذکر نهیں کیا گیاهے، بلکه اس کی طرف اشاره کیا گیاهے که تمام کائنات اس کی تخلیق هے ۔

الله تعالی اس مبارک سورت کا آغاز "أقرأ" (پڑهنے) سے کرتاهے ، لیکن قرآن کا ذکر نهیں کرتا، علماء کے نزدیک اس آیت میں لفظ قرآن کا ذکرنه کرنے کی مندرجه ذیل دو وجوهات هیں:

1 - آیت کا عمومی معنی قرآن هے، انداز بیان کے اسلوب کے مطابق هروه چیز جو واضح هو اس کا نام نهیں لیاجاتا۔

2 - یه علم جو "اقرأ" سے شروع هوتا هے، اس میں هردینی علم به شمول حدیث، فقه اور تمام عصری علوم مراد هیں۔

پڑهو اپنے رب کے نام سے! الله تعالی اپنے پیغمبر کو حکم دیتاهے که اپنے پڑهنے کی ابتداء بخشنے والے مهربان رب کے نام سے کرے، الله تعالی انسان کے جسم اور روح دونوں کو بڑها تاهے، (رَبِّک کا لفظ دو لفظوں "خَلَقَ" اور "اقرأ" کے درمیان آیاهے) "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ " ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾	اس نے انسان کو ایک جمے ہوئے خون سے پیدا کیا

پھر دوسری مخلوقات کی تخلیق کے زمرے میں خاص طورپر انسان کی تخلیق کا ذکر کیا اور فرمایاکه : اس نے انسان کو ایک جمے ہوئے سخت خون سے پیدا کیا، اور اس کے لیے منصوبه بندی کی اسے چاھیے که امر اور نهی کرے، اور یه امر ونهی انبیاء کے بهیجنے اور کتابیں نازل کرنےسے هوتاهے ۔

"خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ " انسان کو آدم کی نسل سے پیدا کیا، انسانی تخلیق کی خصوصیت ، خدا کی خاصیت هے، اس نے انسان کو ایک چهوٹے اور بے وقعت نطفے سے پیدا کیاهے، آدم کو مٹی سے، انسان اور نسل انسان کو جمے ہوئے خون سے۔

"مِنۡ عَلَقٍ " جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، یه اسم جمع هے، اس کا واحد "علقه" هے، جو گاڑهےاور جمے ہوئے خون کا وه ٹکڑا جو نطفے میں چالیس دن گزارنے اور نشو ونما کے بعد "علقه" میں بدل جاتاهے، جو بچه دانی کے جهلی پر چپک جاتاهے، اور پهر چالیس دن کا دوسرا مرحله اس پر گزرتاهے جو تیارهوکر "مضغه" بن جاتاهے، رب کی مرضی اس کی تخلیق میں کار فرماہوتی ہے کہ ، یاتو اسے پیدا کرتاهے، یا گوشت کے ٹکڑے کی صورت میں اسے رحم سے ساقط کر دیتاهے ، (یعنی یا تو بچہ صحیح سلامت دنیا میں آتاہے یا پھرساقط ہوجاتاہے۔

معجزه خلقت

الله سبحانه وتعالی نے انسانی جنس کو منفرد شکل وصورت میں خوبصورت اور دوممتاز چیزوں سے پیدا کیاهے:

الف: بیضه (انڈا ابتدائی شکل میں) جنسی خلیه والے انڈے جو ابهی تک استعمال نهیں هوئے هوں یعنی مرد کے خلیے سے نهیں ملے)۔

ب: اسپرم (نرکا جنسی خلیه جو خصیه میں بنتاهے، اور منی پرفوّارے کی طرح گرتاهے جو که انڈے کو مفید بناسکتاهے (Spermatozoa) منی یعنی مردانه نطفے سے ۔

ان لاتعداد جنسی خلیوں میں سے عورت کے رحم میں ایک خلیہ انڈیل دیاجاتاهے ، اور وه خلیہ ایک نیا وجود بنانے کا اپنا کام پورا کرنا شروع کردیتاهے، پھر حمل کی ایک خاص مدت کے بعد انسان کی پیدائش هوتی ے"فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ" یه آیت مبارکه رسول الله صلی الله علیه وسلم سے مخاطب هے که جس

(c) ketabton.com: The Digital Library

رب نے آپ کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا وہ آپ کو اَن پڑھ سے پڑھنے والا بھی بناسکتاھے یہ اس کے لیے کوئی مشکل کام نہیں ھے۔
تخلیق کا جوھر اھم مگر یہ کہ انسان کو جمے ھوئے خون سے پیدا کیا، زیادہ اھمیت کا حامل ھے، یھی وجہ ھے کہ انسان مخلوقات کے گلشن کا پھول ھے ، اگروہ اپنی قدر جان لے تو وہ فرشتوں سے بھی اوپر ھے، اگر خود کو نہ پھچانے تو جانوروں سے بھی بدتر ھے۔

اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ‏ ﴿۳﴾	پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ کرم والاھے

اس کا فضل اور مھربانی بھت زیادہ ھے، اور اس کی عظمت اور مھربانی یہ ھے کہ اس نے انسان کو ھر قسم کا علم سکھایاھے ۔

الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ‏ ﴿۴﴾	وہ خدا جس نے قلم کے ساتھ (انسان کو کچھ چیزیں) سکھایا

یہ اس کا فضل وکرم اور بے انتھا عنایت کی علامت ھے کہ انسان کو خون کے لوتھڑے سے انسانی شکل دی، اور اسے پڑھنا، لکھنا سکھایا، انسان کائنات میں وہ واحد ھستی ھے جو پڑھنے کے ذریعہ دوسروں کا پیغام سمجھتا ھے اور اسے لکھ کر محفوظ کرتا ھے، اور آنے والی نسلوں تک منتقل کرتا ھے، اس ترتیب سے وہ اپنے پیشروؤں کے تجربات سے مستفید ھوتاھے۔
شیخ قرطبی نے کھا ھے کہ: اللہ تعالی ھمیں علم اور تحریر کی فضیلت یاد دلاتا ھے، کیونکہ اس علم کے بڑے فائدے ھیں جو انسان کے احاطہ و اختیار سے باھرھیں، اگر تحریر نہ ھوتی تو علم مرتب نہ ھوتے، نہ حکمتیں محفوظ ھوتیں، نہ پیشروؤں اور خدا کی نازل کردہ کتابوں کو قلمبند اور محفوظ کیاجا سکتا، اور اگر کتابت اور تحریر نہ ھوتی تو دنیا اور دین کے معاملات منظم نہ ھوپاتے (تفسیر قرطبی: 19 -120)۔
آیت مبارکہ سے کئ باتیں معلوم کی جاسکتی ھیں "قرآن" ، "علم" اور "قلم" انسان کی دیگر مخلوقات پر برتری کی علامتیں ھیں، اس آیت مبارکہ کے تناظرمیں "عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ " سے ھمیں معلوم ھوا کہ قلم کا استعمال جھالت سے آزادی کا ذریعہ اور اللہ کی مھربانی اور ربوبیت کا مظھرھے، اور لکھنا ایک مطلوبہ فن ہے، اور اس کی ترغیب اسلام نے دی ھے، اسی طرح "عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ " کے جملے میں ھم واضح طور سمجھتے ھیں کہ رب عظیم اپنے کام اسباب کے ذریعے انجام دیتاھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

قلم سکهانے کا پهلا اور سب سے اهم ذریعه هے

حضرت ابوهریره رضی الله عنه سے مروی ایک حدیث میں هے، کہ رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "لما خلق الله الخلق کتب فی کتابه فهو عنده فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی " یعنی : جب الله تعالی نے ازل میں مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے عرش پر اس کے سامنے رکهی هوئی کتاب میں لکها: "میری رحمت میرے غضب پر غالب هے" ایک اور حدیث هے که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "اول ما خلق الله القلم فقال له أکتب فکتب ما یکون الی یوم القیامه فهو عنده فی الذکر فوق عرشه " یعنی: سب سے پہلے الله نے قلم پیدا کیا پهر اسے کہا کہ لکهو چنانچہ قلم نے قیامت تک جو کچھ هوناتها، وه سب لکھ دیا اور یه تحریر عرش پر خدا کے سامنے موجود هے، (ماخوذ: از تفسیر ابو عبدالله محمد بن احمد انصاری قرطبی تفسیر سوره تین).

قلم کی اقسام

قلم کی اقسام کے متعلق علماء فرماتے هیں که قلم کی تین قسمیں هیں:

1 - قلم اول: جسے الله تعالی نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اسے لکهنے کا حکم ارشاد فرمایا.
2 - فرشتوں کے قلم، الله تعالی نے ان کے هاتهوں میں دیے ہیں جن سے وه مقادیر، واقعات اور انسان کے اعمال لکهتے هیں .
3 - لوگوں کے قلم، الله تعالی نے یه لوگوں کے هاتهوں میں قلم دیے ، جن سے وه اپنی باتیں اور اپنے مقاصد لکهتے هیں، کتابت، بیان کا حصه هے، بیان انسان کی خصوصیات میں سے ہے .

تفسیر کے امام مجاهد نے ابوعمرو سے نقل کیا هے که خدا تعالی نے تمام کائنات میں اپنی قدرت سے چارچیزیں پیدا فرمائی هیں ، ان کے علاوه باقی کائنات کے بارے میں فرمایا: "کُنْ" یعنی: وجود میں آجاؤ تو یه سب چیزیں وجود میں آگئیں، وه چارچیزیں یه هیں: قلم ، عرش، جنت عدن، اورآدم علیه السلام.

علماء کہتے هیں که علم کتابت اور تحریر سب سے پهلے ابوالبشر حضرت آدم علیه السلام کو سکهائی گئی ، اور انهوں نے سب سے پهلے لکهنا شروع کیا. (کعب احبار: ابواسحاق کعب بن متی الحمیری ، ایک یهودی تها جس کا تعلق یمن کے ایک قبیله ذوالکیلا سے تها، حضرت عمربن خطاب رضی الله عنه کے دور خلافت میں تها، جب وه مسلمان هوا تو اس کے پاس یهودی کتابوں میں سے بشمول (عهد عتیق، اور عهد جدید) اور گذشته انبیاء کے واقعات کی کافی معلومات تهیں، بهت ساری خبریں اور اقوال جنهیں عام طور پر اسرائیلیات

(c) ketabton.com: The Digital Library

کهتے هیں اسی سے منقول ہیں ۔
بعض علماء کهتے هیں:کہ لکهنے کا یه هنر سب سے پهلے حضرت ادریس کو سکهایا گیا تها، دنیا میں سب سے پهلا کاتب بهی وهی هے (ضحاک)۔
بعض دوسرے علماء نے کهاهے که جس نے بهی تحریر شروع کی وه تعلیم الله کی طرف سے هے ۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ۝	اس نے انسان کو وه سکهایا جو وه نهیں جانتاتها

الله تعالی نے انسان کو اپنی ماں کی کوکھ سے اس حال میں پیدا کیا که وه کچھ نهیں جانتاتها ، اور اسے سماعت، بصارت اور حواس خمسه اور علم کے اسباب عطاکیے، پهر انسان کو قرآن اورحکمت کی تعلیم دی، اور قلم کے ذریعه بهت ساری چیزیں سکهائیں، وه قلم جس سے علم اور حقوق درج کیے جاتے هیں، جس خدا نے اپنے بندوں کو ایسی نعمتیں عطاکی هیں جن کا وه شکر ادا نهیں کرسکتا، پهر ان کو دولت مند بناکر اور رزق کی فراوانی کرکے ان پر احسان کیا، لیکن انسان اپنی نادانی اور جهالت کی وجه سے جب خود کو بے نیاز دیکهتا هے تو سرکش هوجاتاهے، اور هدایت قبول کرنے سے انکار کرتاهے، اوروه بهول جاتاهے که اسے اپنے رب کی طرلوٹ کر جاناهے۔
بلکه بعض اوقات یہ اس مقام پر پهنچ جاتاهے، که وه هدایت کو چهوڑ دیتاهے اور دوسروں کو بهی اس کو ترک کرنے کی دعوت دیتاهے، اس لیے نماز پڑهنے سے جوکه بهترین اعمال میں سے هے روکتاهے ۔
مفسرین نے اس آیت مبارکه : "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ " کی تفسیرمیں (اس نے انسان کو وه سکهایا جو وه نهیں جانتاتها) کهاهے که یه پهلی قرآنی حقیقت هے جو رسول الله صلی الله علیه وسلم کے قلب کوپهلے لمحے میں حاصل هوئی، یه حقیقت اور سچائی آپؐ کے ذهن وشعور،آپؐ کی زبانی، آپؐ کے کام اور انداز فکر پر زندگی بهر چهائی رهی، اور اسے ایمان کی پهلی سیڑهی سمجهاگیا۔
امام شمس الدین ابوعبدالله محمّد ابن قیم جوزیه اپنی کتاب: "زادالمعادفی هدی خیر العباد" جس میں رسول الله صلی الله علیه وسلم کی هدایت اور خدا کے ذکر کا خلاصه بیان کیاهے میں کهتے هیں: پیغمبر صلی الله علیه وسلم تمام مخلوقات میں کامل ترین ہستی ہیں، آپؐ خدا تعالی کے ذکراور یاد میں مشغول هوتے تهے، آپؐ کی تمام باتیں الله کے ذکر، یاد اور اس سے متعلق تهیں، قوم کے لیے الله کے احکام ، ممانعت اورضابطے بیان کرتے اور الله کے لیے ذکر واذکارکرتے، الله کے اسماء وصفات کے بارے میں بتاتے، اسی طرح احکام

(c) ketabton.com: The Digital Library

وافعال اور وعده وعید کا بیان، اس معبود کی تسبیح اور تقدیس اس کی یاد اور اس کا ذکرتھا، اس کی درخواست، دعاء، تمنا اور خوف خدا کی یادتھی، آپؐ کی خاموشی اختیار کرنا اور دل کی یادبھی خدا کی یاد تھی، ہر وقت ہر حالت میں آپؐ نے خدا کو یاد کیا، اور خدا کا ذکر کیا، کھڑے ہوتے وقت، پهلو میں بیٹھتے ، گرتے، قدم رکھتے ، سوار هوتے ، چڑتھے، اترتے، چلے پھرتے اور لیٹتے وقت، آپؐ کی سانسوں میں خدا کا ذکر جاری رہتا تھا، آپؐ جب بیدار هوتے تو کهتے : "الحمدُ للهِ الّذی أحیانا بَعدَما أماتَنا وَإلیهِ النّشُورُ" (تمام تعریفیں اس الله کے لیے هیں جس نے همیں موت کے بعد زندگی بخشی اور اسی کی طرف هم کو لوٹناھے)۔

محترم قارئین:

مبارک آیات "6 تا 19 " میں نافرمان، منحرف اور بے پرواه انسان کی بغاوتوں کے بارے میں بتایا گیاھے۔

كَلَّآ إِنَّ ٱلۡإِنسَٰنَ لَيَطۡغَىٰٓ ٦	هرگز نهیں، بیشک انسان یقینًا حد سے نکل جاتاھے

یعنی جب انسان ایمان سے خالی هو تو دولت وثروت اسے متکبّر اور سرکش بنادیتی هے، اورظلم ، تجاوز، فسق، فجور اور مکرو حیله میں حدسے گذرجاتاھے ۔

"كَلَّا " یه بات قابل ذکرھے که لفظ "كَلَّا " مکی سورتوں میں آیاھے، یه مدنی سورتوں میں مذکور نهیں هے، وه لفظ جوکسی چیز کے انکار یا رد کرنے کے لیے استعمال هوتاهے وه عربی ادب میں "ردع" (انکار) کے نام سے مشهور هے ، جب کوئی کسی مطلب کا ذکر کرے یا آپ کوکسی سے جو توقع تھی وه پوری نهیں هوتی تو، اس وقت لفظ "كَلَّا " استعمال هوتاھے۔

" كَلَّا " متعدد معنوں میں استعمال هوتاھے:

مخاطب کی بات غلط هونے کی صورت میں اسے ڈانٹتے، انکار کرتے اور تنبیه کرتے وقت کہ جب اس کی بات غلط هو تو اس کے جواب میں کهیں گے: نهیں، ایسا نهیں هے ۔

جواب لفظ "حقًّا" کے معنی : (جی هاں !) جوکه قسم کے ساتھ هو۔

"کلاّ" استفتاحیه کے معنی میں هو، اگر اس سے پهلے کوئی ایسی چیز نه هو جو زجر یا نفی کا تقضا کرے ۔

اس آیت میں یه انکار اور نفی کے لیے هے ، "کلاّ" البتہ یقین سے نہیں کیا جاسکتاکہ یہاں اس کا معنی حقًّا هے یا : "کلاّ" استفتاحیه کے معنی میں هے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"لَیطغیٰ" یه طغیان کے مادہ سے ھے، جس کا معنی ھے حد سے گذرنا، حد کو توڑنا، اور حد پرنه رهنا، طاغی: یعنی اس نے حدود سے تجاوز کیا ۔
وہ سرکش لوگ جو اب تاریک راہوں میں گم ہوچکے ھیں: وہ سمجھتے تھے که وہ بندوں کی جان، مال، زندگی ، عقیدہ ، ایمان اور آزادی پرحاکم ھیں، وہ لوگوں کو غلامی اور قید میں ڈالنے کے لیے ان سے آزادی چھین لیتے تھے، خاص طور پران کو اپنی فکری اورنظریاتی قید میں لاتےتھے (یعنی اپنے نظریات کا زبردستی پابند بناتےتھے)۔

آیت "6" کا سبب نزول

ابن منذر نے حضرت ابوهریرة رضی الله عنه سے روایت کا ھے: ابوجهل نے کها: کیا محمّد تمهاری آنکھوں کے سامنے اپنا سرزمین پر رکھتاھے (یعنی سجدہ کرتاھے) ؟ انھوں نے کها: هاں ، اس نے کها: میں لات اور عزی کی قسم کھاتاھوں ، اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھتا ، تو میں اس کی گردن پرسوار هوکر اس کے چھرے کومٹی میں رگڑتا، تو پھر یه آیت: "كَلَّآ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى " نازل هوئی۔

امام بخاری کی حدیث نمبر (4958) میں ابن عباس رضی الله عنه سے روایت ھے که ابوجهل نے کها که اگر میں محمد (صلی الله علیه وسلم) کو کعبه کے قریب نمازپڑھتے دیکھوں تو ان کی گردن پر سوار هوجاؤں گا، جب یه خبر نبی صلی الله علیه وسلم تک پهنچی تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے ایسا کرنا چاها تو (لوفعله لاخذته الملائکه) تو عذاب کے فرشتے اسے پکڑلیں گے ۔

نسائی رحمه الله ابوهریره رضی الله عنه سے روایت کرتے ھیں که ابوجهل نے ایسا کرنا چاها، لیکن میں نے دیکھا که وہ پلٹ کر اپنے منه پرهاتھ پھیر رهاتھا، کسی نے اس سے پوچھا: کیاھواھے؟ کہا: میرے اور محمد کے درمیان آگ کا ایک گڑھا ھے، پیغمبر صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتے۔

اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰىؕ○	اس لیے کہ وہ خود کو دیکھتا ھے که غنی هوگیاھے

یعنی جب انسان امیر هوجاتاھے تو سرمست، باغی اور سرکش هوجاتاھے، چونکه اس نے تقوی کھودیا، ہم دیکھتے ھیں که وہ طعن تشنیع کرتاہے ، اور حقوق ادا نهیں کرتاھے، همیں نهیں بھولنا چاھیے که : یه بے نیازی صرف الله تعالی کے لیے خاص ھے جیساکه الله نے فرمایا: "يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِۚ○

(c) ketabton.com: The Digital Library

وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۱۵" (سوره فاطر: 15) (اے لوگو! تم الله کی طرف محتاج هو اور الله سب سے بے پروا، تمام تعریفوں کے لائق هے) .
اب اگر ان دونوں کی جگه بدل دی جائے اور انسان الله کی بنسبت خود کو غریب نه سمجھے ، بلکه خود کو امیر سمجھے تو اس کی ترقی رک جائے گی، لیکن اگر هم خود کو الله کے علاوه کسی اور کی نسبت امیر سمجھیں تو اس میں کوئی حرج نهیں ، لیکن الله تعالی کو غنی سمجھ کر همیں اپنی غربت کا اظهار کرناچاهیے، اور اس اظهار پر فخر بهی کرناچاهیے یه فقیری هے که همیں ایک مقام تک پهنچادیتی هے، لیکن کسی کے سامنے اپنی بے بسی اور غربت کا اظهار نه کریں که ذلیل هوجائیں گے، کیونکه هم سب انسان برابر هیں، کسی کو کسی پر فضیلت حاصل نهیں هے، سوائے تقوی کے: "لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى" (کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر سرخ کو کالے پر، اور کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت حاصل نهیں، سوائے تقوی کے) (مسنداحمد: 23489) و (السلسلة الصحيحة: 2700) حکم آلبانی.
" إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ" (بیشک الله کے نزدیک تم میں سے سب سے معزز وه هے جو زیاده تقوی والا هو) یہ نهیں فرمایاکه :" إن اكرمكم عند الله غنيكم" کہ جس کے پاس مال زیاده هو اس کی قدر ومنزلت الله کے هاں زیاده هے، درحقیقت وجہ عزت مال و دولت نهیں هے، بلکه "إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ" .

معزز قارئین:

اگر کسی شخص میں قابلیت نه هو لیکن مال اسے غرور میں مبتلا کردے، جیساکه قارون نے کہا: "أَنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِندِي" (قصص:78) یا طاقت اسے مغرور کردے ، جیساکه فرعون نے کہا: "أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ"(زخرف: 51) (کیا میرے پاس مصرکی بادشاہت نہیں ہے) ، یا علم اسے مغرور بنادے "آتیناه آیاتنا فانسلخ منها" (اعراف : 175) (ہم اسے اپنی آیات دیں (علم دیا) مگر وه ان میں سے نکل گیا) تو یہ سب کسی کام نہیں آئیں گے.
لیکن اگر ظرف اور قابلیت هو، یهاں تک که تینوں صفات ایک آدمی میں جمع هوں جیسے : حضرت یوسف، اور حضرت سلیمان، لیکن وه پهر بهی مغرور نهیں هوتا، کیونکه سب کچھ خدا کی طرف سے سمجهتا هے اپنی طرف سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

نہیں، چنانچه سلیمان علیه السلام نے کہا: "هذا من فضل ربي" (نمل: 40) اور حضرت یوسف نے کہا:" ربّ قد آتيني من الملك وعلّمتني من تاويل الاحاديث" (سوره یوسف: 101) تو یہ باتیں اور رویہ قابل تعریف ہے، اور اگر اس کے برعکس که انسان الله کی طرف نہیں بلکه اپنی طرف دیکھے، یعنی ان صفات کو اپنی ذاتی خوبی سمجھے تو یہ قابل مذمت ہے، باغی نه خدا کی بندگی کرنا چاهتاهے اور نه وه خدا کا بنده هے، وه خدا کے احکام نہیں پهچانتا، اور نه وه دلائل کو قبول کرتاهے، نه وه ضمیر کی پکار اور نه مظلوموں کی فریاد سنتاهے۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰىؕ۸	یقینا تیرے رب هی کی طرف لوٹنا هے

بیشک اس دنیا میں آنے والے سب انسانوں کی واپسی تیرے رب کی طرف هے، اور وه سرکشوں، باغیوں اور نافرمانوں کو ان کے اعمال کی سزادے گا۔
"رُجْعٰى " مصدر هے رجوع کے ماده سے ، یعنی : واپس لوٹنا ۔
اس کے ساتھ ساتھ یہ آیت مبارکہ انسان کو سرکشی اور بغاوت کے نتائج سے متنبه کرتی هے، اور اسے ڈراتی هے اور کهتی هے که: اے سرکش انسان! تو کیوں تکبر اور سرکشی کرتاهے؟ تو بھول گیا ہے کہ واپسی بھی اور موت بھی هے ، تم بھول گئے ہوکه ایسی صورت حال هوگی که تمہاری کارکردگی اور موقف کے حوالے سے تم سے بازپرس هوگی، ایسا دن آئے گا که سب الله کی طرف واپس جائیں گے ، پس جو کچھ الله تعالی نےتم لوگوں کو دیاهے، ان پر غرور نہ کرو۔
یه بات ذهن نشین رهے که: آیت عام هے، اور اس میں هرظالم، متکبر اورسرکش شامل هے، مفسرین لکھتے هیں: ایک طویل مدت جب سورت کی ابتدئی آیات کے نزول کے بعد گذری تو پھر یه آیات ابوجهل کے بارے میں نازل هوئیں، کیونکه ابوجهل اپنی دولت کی فراوانی کی وجه سے باغی بن گیاتها، اور نبی صلی الله علیه وسلم سے زیاده دشمنی کرتاتها، البتہ اعتبار لفظ کے عموم کا هے نه که خا ص وجه کا ، (صاوی: 336/4 ، اور قرطبی: 19/ 123)۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰىۙ۹	کیا تونے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتاهے

کیا تم اس شخص پرتعجب نہیں کرتے هو جو بندوں کو رب کی اطاعت سے روکتاهے ؟ اور الله کے راستے اور خالق کی عبادت کرنے سے مخلوق کو روکتاهے، نماز سے روکنا رب عظیم کی سب سے بڑی مخالفت اور حق سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

لڑتاھے، ان نیکیوں سے وہ شخص منع کرتاھے حالانکہ خود بھی ھدایت کے راستے پر نہ ھو، اور دوسروں کو اس کام کی طرف دعوت دیتاھو جو تقوی کے خلاف ھو۔

آیت مبارکہ کے نزول کے اسباب

ابن جریر نے ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رھے تھے کہ ابوجھل بن ھشام آیا اور آپؐ کو نماز پڑھنے سے منع کیا، تو اس وقت یہ آیت نازل ھوئی: "اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡهٰی ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ﴿ؕ۱۰﴾ " ترجمہ: کیا تونے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتاھے، ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتاھے (کیا یہ روکنے والا عذاب الھی کا مستحق نھیں ھے؟)

کیا نماز پڑھنا جرم ھے؟ کیا نماز ادا کرنا کسی کو ضرر اور نقصان دیتا ھے ؟ (بخاری : 4958) اور متن کا لفظ جامع البیان طبری ھجر: 534/24 – 37689) (زادالمسیر ابن جوزی: 1549) ۔

اس آیت مبارکہ کا اشارہ ابوجھل کی طرف ھے، جو ابوالحکم سے مشھور تھا، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ابوجھل کا لقب دیا تھا، ابوجھل مکہ کے کٹرمشرکین میں سے تھا اور جیسا کہ ھم نے اوپر ذکر کیاھے، اس نے کھا کہ میں جاکر (نعوذ باللہ)محمد کی گردن پر پاؤں رکھوں گا جب وہ نماز پڑھیں گے، اور ان کا گلا گھونٹ دوں گا، لیکن جب بھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاناچاھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پیچھے ھٹ جاتا اور اپنے ھاتھ سے منہ ڈھانپ لیتا، جب اس سے وجہ پوچھی گئی تو اس نے کھا: میرے اور اس محمد کے درمیان آگ کا گڑھا ، اور خوف تھا ، اور فرشتوں کے پر بھی حائل تھے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتے (مسلم : 2797)۔

عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ﴿ؕ۱۰﴾	ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتاھے (ایسا روکنے والا عذاب الھی کا مستحق نھیں ھے؟)

حقیقت یہ ھے کہ: نماز اللہ تعالی کی بندگی کی علامت ھے، اس بناپر شیاطین اللہ تعالی کے ان بندوں سے ڈر اور خوف رکھتے ھیں جو نماز ادا کرتے ھیں اور اس پر قائم رھتے ھیں ، نہ کہ ایسے انسانوں سے جو بے حس ،بے عمل، اور بے نماز ھیں ۔

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡهُدٰۤی ﴿ۙ۱۱﴾	کیا تونے دیکھا اگروہ ھدایت پرھو

بتاؤ کیا اگر(یہ باغی ظالم راہ راست پرھوتا) ھدایت پرھوتا(تو خدا کے پاس اس کا کیا مقام اور مرتبہ ھوتا) ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ﴿۱۲﴾	یا اس نے پرهیزگاری کا حکم دیا هو

یا یه دوسروں کو نماز اور دیگر عبادات سے روکنے کے بجائے تقوی اور پرهیزگاری کا حکم دیتا، کیا یه اس کے لیے بهتر نهیں هوتا؟

اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ﴿۱۳﴾	کیا تونے دیکھا اگر اس (منع کرنے والا) نے جھٹلایا اور منه موڑا

مجھے بتاؤ که اگروه قرآن اور ان تمام کتابوں اور احکام وتعلیمات کا انکار کرتا ہے جو انبیاء اپنے ساتھ لائے تھے، ایمان اور تمام اچھے اور پسندیده کاموں سے منه موڑلے تو وه کس سزا کا مستحق هوگا، اور اس کا حال قیامت کو کیسا هوگا؟
یه مبارک آیت اس عظیم مفهوم کو بیان کرتی هے که یه آیات صرف ابوجهل کے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے خلاف گھناؤنے فعل تک محدود نهیں هیں، بلکه ان تمام لوگوں کو شامل هیں جو خدا کی عبادت خود بھی نہیں کرتے، اور اس کی راه میں رکاوٹ بھی بن جاتے هیں که کوئی اور الله کی عبادت نه کرے۔

اَلَمۡ يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰىؕ﴿۱۴﴾	تو کیا اس نے یه نه جانا که یقینًا الله دیکھ رهاهے

کیا وه نهیں جانتا که الله تعالی اس کے تمام حالات کو جانتاهے اوراس کے تمام اعمال کو دیکھتاهے؟ یعنی وه اس کی باتوں کو گنتا اور اس کے کردار کو لکھتاهے، اس کے احوال سے واقف هے، اور اپنی طرف اس کی واپسی کو مقرر اور متعین کرچکاہے؟ ۔
اگر وه عبادت میں رکاوٹ بننے اور حقیقت کے جھٹلانے اور حق سے منه موڑنے سے باز نهیں آتا، تو هم اسے اس کی پیشانی کے بالوں سے ضرور پکڑیں گے، اور اس کو اس کی صحیح جگه تک لے جائیں گے، جیسا که ایک ذلیل اور خوار مجرم کو اس کے گریبان سے پکڑ کر گھیسٹتے هوئے عدالت لے جاتے اور سزا دیتے هیں۔

كَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ۬ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِۙ﴿۱۵﴾	هرگز نهیں، یقینًا اگر وه باز نه آیا تو هم ضرور اسے پیشانے کے بالوں سے گھسیٹیں گے

کبھی بھی نهیں ! (جیسا وه سوچتاهے ایسا نهیں هے) حقیقت ایسی نهیں هے ، میں رب کی قسم کھا کر کهتاهوں که اگر اس نے الله سے لڑنا اور اس کے بنی

(c) ketabton.com: The Digital Library

کو اذیت دینا بند نه کیا تو هم اس کی پیشانی کو سختی سے پکڑیں گے ، اور سختی سے قتل کردیں اور اس کے بعد هم اسے جهنم کی آگ میں ذلت کے ساتھ جھونک دیں گے۔

"لَنَسۡفَعًۢا " یه "سَفَعَ" کے ماده سے هے، یعنی: کسی کی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹنا زمین پریہ اس کی تذلیل کی علامت هے، شروع میں "لام" اور آخر میں تنوین، یه تنوین نون خفیفه کا قائم مقام هے، اور جمع کا صیغه بھی هے، اس لیے اس میں تین تاکیدهیں۔

"لَئِن لَّمۡ يَنتَهِ " اگروه همارے نبی محمد صلی الله علیه وسلم کو ایذا پهنچانے اور هراساں کرنے سے باز نهیں آتا، اور اس کی راه میں رکاوٹیں ڈالنا بند نهیں کرتا۔

"لَنَسۡفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ " هم پیشانے کے بالوں سے پکڑ کر گھسٹیں گے آگ کی طرف۔

"ٱلنَّاصِيَةِ " پیشانی کے بال، کیونکه دماغ میں تمام تحریکی رویے کا مقام، ناصِیَه یعنی ماتھے کا اکلا حصه هے۔

آیت مبارکه میں غور کریں، اتمام حجت کا آخری مرحله هے، دلیل کا اختتام کرناهے، اگر ابوجهل نے بنی کریم صلی الله علیه وسلم کو اذیت دینا بندنهیں کیا، اور نماز پڑھنے سے روکنے پر کاربند رها، اور نافرمانی، رکاوٹوں اور ترقی کی کمی جن میں وه غرق هوگیاهے ان سے دست بردار نه هوا تو اس کی پیشانی کے بالوں سے توهین وتحقیر کے ساتھ پکڑ کر گھسیٹیں گے اور اسے دوزخ کی آگ میں جھونک دیں گے۔

بیسویں (20) صدی کے اواخر میں انسانی دماغ کے مختلف حصوں کے افعال پر ماہرین تحقیق کے بعد اس نتیجے پرپهنچے هیں که: مجرم لوگوں کے دماغ میں ایک خاص گوشہ ہوتاہے جو ان کی رہنمائی جرم کی طرف کرتاہے، دماغ کا یه گوشہ سرکے اگلے حصے میں اور ماتھے کے بال کے نیچے واقع هوتاهے، جسے ناصية کهتے هیں، اوراس وقت رسول الله صلی الله علیه وسلم کویه کیسے معلوم هوا سوائے اس کے که یه قرآن اور الله علیم کے کلام کے معجزات میں سے ایک هے ۔

نَاصِيَةٖ كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٖ ١٦	یعنی اس جھوٹی خطا کار پیشانی کے بال

یعنی اس کی پیشانی وه پیشانی هے جو اپنے قول میں جھوٹی اور عمل میں خطا کار هے، وه خبریں پهنچانے میں جھوٹ بولتی هے اور احکام میں غلطی کرتی هے ؛ لهذا اس کا اراده فساد پرمبنی اور عقیده منفی هے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"كَاذِبَةٍ " جهوٹ بولنے والی ۔

"خَاطِئَةٍ " خطا کار۔

"التسهيل" ميں هے كه: ناصيةٍ كو ان اوصاف "كاذبة" اور "خاطئة" سے متصف كرنا جائز هے ، كيونكه جهوٹے اور خطا كار كى بهى ناصيه هے ۔
"خاطئ: وه هے جوجان بوجهـ كر گناه كا مرتكب هوجائے، اور "مخطئ" وه هے كہ بغير قصد اور ارادے كے اس سے سرزد هوجائے (التسهيل: 4/ 209)۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ١٧	پس وه اپنے ياروں كى مجلس كو بلالے

اسے مسلمانوں كے خلاف جنگ ميں مدد كے ليے پنے دوستوں كو بلانے ديں.
نَادِيٌ: يه وه جگه هے جهاں لوگ بيٹهتے هيں، خاندان او رقبيلے والے ايک ساتهـ اكٹهے هوتے هيں۔
"نَادِيَهُ " يار اور ساتهى، وابستگان، رشته دار، يعنى وه جس كى سزا يقينى هو، اس كو چاهيے كه مددكے ليے اپنے ياروں اور رشته داروں كو بلائے اس مصيبت كو دفع كرنے ميں اس كا ساتهـ ديں ، يه اشاره ابوجهل كى طرف هے كه وه كہتاتها: كه ميرے بهت سارے ساتهى اور دوست هيں وه ميرى مدد كريں گے، الله تعالى فرماتے هيں: انهيں بلالو، وه بهى آجائيں۔

آيات "17" تا "18" كے نزول كے اسباب

ترمذى وغيره نے ابن عباس سے روايت كيا هے كه رسول الله صلى الله عليه وسلم نماز پڑهـ رهے تهے كه ابوجهل آيا اور كهنے لگا: كيا ميں نے تمهيں اس سے منع نهيں كيا تها؟ نبى كريم صلى الله عليه وسلم نے اسے دهمكى دى؟ تو ابوجهل نے كها: تم اچهى طرح جانتے هوكه اس ملک ميں زياده تر افراد جماعتوں قوموں اورقبيلوں كے اجتماعات كا تعلق مجهـ سے هے، تب الله تعالى نے يه آيات نازل فرمائى "فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ١٧ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ١٨ "۔

"كَانَ النَّبِيُّ ج يُصَلِّي فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا؟ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا؟ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا؟ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: "فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ١٧ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ١٨ "(العلق: 17-18) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللَّهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللَّهِ". (ترمذى: 3349) و (السنن الكبرى نسائي: 11620) و (مسند

(c) ketabton.com: The Digital Library

احمد: 2321 و 3044) و(جامع البیان طبری ط هجر: (24/ 538) 37685) حکم آلبانی: صحیح.

سَنَدۡعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ۝١٨	هم عنقریب جهنم کے فرشتوں کو بلالیں گے

هم جلد هی جهنم پر مقرر کیے گیے فرشتو ں کو بلائیں گے، تاکه اسے جهنم میں لے جائیں اور اس کی گهرائیوں میں پهینک دیں.

"زَبَانِيَةَ " زَبْنیٰ کے ماده سے ہے بمعنی محافظ ، نگران اور مأمور ، یهاں "زبانیه" سے مراد ، سخت گیر، تند مزاج، تندخو فرشتے هیں جو که جهنم کے نگران هیں، اگر وه ابوجهل اپنے قبیله اور یاروں کا نگران هے، اور وه اپنے قبیله اور یاروں کو مدد کے لیے بلائے گا، تو هم بهی ان تندخو، سخت مزاج اور مضبوط شکنجے والے فرشتوں کو بلائیں گے که وه انهیں پکڑ کر جلتی هوئی آگ میں پهینک دیں .

"الزَّبَانِيَةَ " یا جهنم کے نگران کی صفات

1 - وه کسی پر ترس نہیں کهاتے (غلاظٌ) .
2 - درشت خو، سنگدل (شِدادٌ).
3 - الله تعالی کے حکم کی نافرمانی نهیں کرتے .
4 - وه بهت بڑے، مضبوط اور طاقتور هیں.
5 - وه خدا کا حکم بجالاتے هیں .

اس خوفناک انجام کے تصور پر روشنی ڈالنے کے بعد یه سورت فرمانبردار مؤمن کی هدایت پر ختم هوتی هے که وه اپنے کام پر کار بند رهیں، اور اپنے ایمان اور طاعت پر ثابت قدم رهیں .

آخرمیں یه کهه سکتے ہیں که اس میں کوئی شک نهیں که خدا کی عظیم طاقت تمام سازشوں پر غالب رهتی هے، دوسروں کی ممانعت اور رکاوٹوں کے مقابلے میں هماری ذمه داری یه هونا چاهیے که هم عبادات کی ادائیگی پر مداومت کریں.

ابوجهل کون هے

قریش حجاز کے مشهور اور اهم عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ تها، مشهور اور معتبر مؤرخین نے، اسلام کے ظهور کے زمانے میں قریش کے "25" درج ذیل قبائل متعارف کرائے هیں: 1- بني هاشم، 2- بني مطلب، 3- بني حارث، 4- بني اميه، 5- بني نوفل، 6- بني حارث بن فهر، 7- بني اسد، 8- بني عبدالدار، 9- بني زهره، 10- بني تيم بن مره، 11- بني مخزوم، 12- بني يقْظه، 13- بني مرّه، 14- بني عدي بن كعب، 15- بني سهم، 16- بني جُمَح،

(c) ketabton.com: The Digital Library

17- بني مالک، 18- بني معيط، 19- بني نزار، 20- بني سامه، 21- بني ادرم، 22- بني محارب، 23- بني حارث بن عبدالله، 24- بني خزيمه، 25- بني بنانه (مسعودي، مروج الذهب، جلد 1، صفحه277، بطون قريش).

ابوالحکم عمروبن هشام بن مغيره مخزومی ، جو "ابوجهل" کے نام سے جانا جاتاھے، قريش کے رئيسوں ميں سے ايک اور مکه کے مشهور مشرکين ميں سے تها، وليد بن مغيره کابهتيجا تها، مکه کےمشهور تاجروں اور مالداروں ميں اس کا شمار هوتاتها.

اس ميں کوئی شک نهيں که: ابوجهل قبيله قريش سے هے، ليکن رسول الله صلی الله عليه وسلم کے چچا ؤں ميں شمار نهيں ہوتا، کيونکه رسول الله صلی الله عليه وسلم کا والد عبد الله بن عبد المطلب بنی هاشم هيں، چنانچه رسول الله صلی الله عليه وسلم کا تعلق بنی هاشم کے خاندان سے تها اور ابوجهل کا تعلق بنی مخزوم خاندان سے تها، چنانچہ ان کا سلسله نسب مختلف هے، (ابن سعد ، الطبقات الکبری، ترجمه جلد : 7 صفحه 413).

ابوجهل کی سب سے زياده دشمنی رسول الله صلی الله عليه وسلم سے تهی، اور خاص طور پر ان لوگوں سے بهی جو نئے اسلام لائے تهے، آپ صلی الله عليه وسلم اورمسلمانوں اور دين اسلام کے ساتھ اس کی ضد اور دشمنی اس حد تک پهنچ گئی تهی که اسے "ابوجهل" کها جانے لگا، يه ابوجهل تها جس نے "سميه" عماربن ياسر کی والده کو شهيد کيا، اور پھر کچھ عرصہ بعد بالآخره وه خود بهی جنگ "بدر" ميں مارا گيا، اورتاريخ اسلام ميں اس کا بدترين نام باقی هے.

كَلَّا ۚ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب ۩ ﴿١٩﴾	هرگزنهيں، اس کا کهنا مت مان اور سجده کر اور بهت قريب هوجا

(هرگز نهيں) اے محمّد! حقيقت ايسی نهيں هے جيسا که يه کافر تصور کرتاهے، بلکه آپ کی حفاظت اور مدد کی جاتی هے؛ لهذا نماز چھوڑنے ميں اس کی پيروی نه کرو، بلکه سجده ريز هو کر اپنے رب کا قرب حاصل کرو، تا که تم رب تعالی کی قربت اور دوستی حاصل کرسکو، جی هاں ! بندے کی رب کے قريب ترين حالت اس وقت هوتی هے جب وه سجدے ميں هوتاهے ، جيساکہ حديث ميں هے که:

" بندے کی اپنے رب کے نزديک سب سے زياده محبوب حالت وه هے جس ميں اس کی پيشانی الله تعالی کے لے زمين پر سجده ريز هو" (رواه مسلم).

زمين پر سجده، رب العزت کے حضور بندگی اور عبوديت کی علامت هے، البته الله تعالی کےقرب کے ذرائع ميں وه تمام کام شامل هيں جو قرب کی نيت سے کيے جاتے هيں، البتہ سجده قرب حاصل کرنے کا بهترين ذريعه هے، حديث شريف ميں يه بهی آياهے که : رسول الله صلی الله عليه وسلم نے فرمايا: ليکن رکوع، اس ميں اپنے پروردگار کی تعظيم کرو اس کے ليے جهک جاؤ،

(c) ketabton.com: The Digital Library

لیکن سجده ، اس میں دعا کرنے کی کوشش کریں، کیونکه سجده اس بات کا مستحق هے که اس میں آپ کی دعائیں قبول هوں۔

اسلام میں قلم کی اهمیت

قلم بزرگوں کا ترجمان تھا، قلم تیز (تلوار) سے بهترتھا، اپنے جذبات اور باطنی احساسات اور تقاضوں اور احکامات کے اظهار کے لیے اور اپنی فکری ذخیرے کو حاصل کرنے اور دوسروں تک پهنچنے اوراپنے خیالات ونظریات کے اظهار کے لیے نسل آدم کو وسائل اور آلات کی ضرورت هوتی هے، جن میں سب سے اهم زبان اور قلم هے، اگرچه دوسرے طریقوں سے ایک دوسرے تک اپنا مطلب ، مقصد اور پیغام کو پهنچانا ممکن هے، جیسے اشاروں سے اور جانوروں سے ملتی جلتی آوازیں نکال کر، که هم سے پهلے انسانوں نے ان طریقوں سے هی اپنے خیالات کا تبادله کیاهے، اور ایک دوسرے تک پیغام پهنچایاهے، اسی طرح هنسی اور رونابهی جس کا اظهار بچے اپنے والدین سے خوشی کے موقع پر هنسی کے ذریعے، جب زبان سے کهنے کے قابل نهیں هوتے، اور درد، غم ، بھوک اور پیاس کا رونے کی صورت میں اپنے والدین اور اردگرد کے لوگوں سے اظهار کرتے هیں۔

اور بعض اوقات خاموشی، بھوک هڑتال، دھرنا، چهرے کے تاثرات کی تبدیلی وغیره انسانی خواهشات اور ضروریات کےاظهار کا ذریعه هوتی هیں، لیکن اکثر اوقات زبان اور قلم کا استعمال هوتاهے، اور ان دو آلات میں سے قلم زیاده اهم هے، اس کا اثر ابدی اور پائیدار هے، کسی دانشور نے کهاهے کہ:" البیان بیا نان: بیان اللسان و بیان الا قلام. بیان اللسان قد تدرسه اللاعوام و بیان الا قلام باق علی مرّ الایام" بیان کی دوقسمیں هیں: ایک زبان کا بیان، اور دوسرا قلم کا بیان ، زبان کا بیان وقت گذرنے کے ساتھ پرانا هوجاتاهے ، اور مٹ جاتاهے ، لیکن قلم کا بیان همیشه رهتاهے۔

قرآن کریم میں همارے رب نے قلم اور تحریر کی اهمیت کو اس قدر واضح اور اهمیت کے ساتھ بیان کیا هے که قلم اور جو کچھ وه لکھتاهے اس کی قسم کھائی ہے: "نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝١" قلم کی قسم اور جو کچھ وه لکھتےهیں" (سوره قلم: 1)

پڑھے لکھے لوگوں کے لے یه راز نهیں هے که سب سے زیاده مضبوط تاکید قسم کھاناهے، اور قسم ایک اهم اور عظیم معامله پر کھائی جاتی ہے، قلم کی عظمت اور اهمیت اور جوکچھ وه لکھتاهے، یه هے که: یه انسانی تهذیبوں کی ابتداء ، علوم کے ارتقاء اورتکامل ، افکار ونظریات کی بیداری، مذاهب کی تشکیل اور انسانی رهنمائی اور آگهی کا ذریعه هے کاغذ کے صفحے پر قلم

(c) ketabton.com: The Digital Library

کی نب کی حرکت بنی نوع انسان کی تقدیر کا تعین کرتی هے، اس لیے انسانی معاشروں کی فتح وشکست کا دار ومدار قلم کی نوک پر هے۔
قلم علوم وفنوں کا نگهبان، منکرین کے افکار کا نگهبان، علماء کے افکار کا مضبوط ربط، بشر کے ماضی اور مستقل کے درمیان رابطے کا پُل هے، یهاں تک که آسمان وزمین کا ربط بهی اسی لوح وقلم کے ذریعہ حاصل هوا هے، قلم ان لوگوں کو جوڑتاهے جو وقت اور جگه کے لحاظ سے ایک دوسرےسے الگ رهتےهیں، قلم بنی نوع انسان کا راز اور علوم کا خزانه، صدیوں اور زمانوں کے تجربات کا جمع کرنے والاهے ۔
اگر قرآن اس کی قسم کهاتاهے تو یه همیشه کسی بهت بڑی اور قیمتی چیز کی قسم کهاتاهے، اور اس چیزکودلیل کے طورپر پیش کرتاہے ۔
قرآن کریم نبی کریم صلی الله علیه وسلم کا ایک لافانی معجزه هے، خدا کی طرف سے لکهاگیاهے جو قلم کا خالق هے، قلم اور تحریر ان قوال میں سے هے جو نه صرف پرانے نهیں هوتے هیں، بلکه هرآنے والے دن ان کے نئے پهلو ظاهر کر کےسامنے لاتے هیں، قرآن میں قلم کے نام پر خدا کی قسم اس کے تقدس اور شرافت کا سب سے واضح ثبوت هے، " نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۙ﴿۱﴾ " قلم کی قسم اور جو کچه وه لکهتاهے" (سوره قلم : 1) .
جیسا که رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ پهلے رابطه میں وه قلم سے متعلق بات کرتا هے: "الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾" جس نے قلم سے لکهنا سکهایا (سوره علق : 4) انسانی زندگی کا ایک هم ترین واقعه خط کا وجود میں آنا اور کاغذ یا پتهر پر قلم سے لکهنے کا ظهور تها، جس نے تاریخی دور کو ماقبل تاریخ سے الگ کردیا۔
بعض مفسرین نے سوره "قلم" کی آیت "1" میں قلم کو ایسے قلم سے تعبیرکیاهے، جس سے خدا کے عظیم فرشتے آسمانی وحی لکهتے هیں ، اور لوگوں کے اعمال نامے تحریر کرتے هیں، جبکہ بعض دوسرے لوگوں کے نزدیک یه آیت ایک وسیع معنی رکهتی هے، جس میں سے یه تفسیر اس کی ایک مثال هے، جس طرح که "مَا يَسْطُرُونَ" کا وسیع مفهوم هے، اس میں وه سب کچه شامل هے جو انسانوں کی رهنمائی اور فکری، اخلاقی اور عملی اقدامات کے ذریعہ لکهاگیاهے، اور یه صرف آسمانی وحی یاانسانوں کے اعمال تک محدود نهیں هے ۔
بعض نے قلم سے خدا کی قسم کهانے کو اور جوکچه وه لکهتا هے اسے نعمتوں میں سے ایک نعمت قرار دیاهے، کیونکه وه قلم اور تحریرکی عظمت کو بات کرنے کے برابر سمجهتے هیں، ان دونعمتوں کی عظمت ثابت کرنے کے لیے

(c) ketabton.com: The Digital Library

یهی کافی هے که الله تعالی نے انسان کی رہنمائی کلام اور قلم کی طرف کی هے اور ان نعمتوں سے نوازا، اور ان دو نعمتوں کو استعمال کرنے کا طریقه بهی سکهایا۔
قرآن کریم اگر قلم کی قسم کهائے، تو اس کا مطلب هے که قلم انسانوں کا راز دارهے، اور وه علم کا خزانه هے، صدیوں اور زمانوں کے تجربات کو جمع کرنے والا هے، اور یه بهت قیمتی اور قابل احترام معامله هے، قلم اور اس کے ذریعه جو کچھ لکها جاتاهے وه دراصل انسانی تهذیب کی پیدائش اور علم کی نشو ونما اور افکار کی بیداری کا ذریعه هے، کیونکه قلم اور تحریر خدا کی عظیم نعمتوں میں سے هے، جس کی طرف خدا تعالی نے بنی نوع انسان کی رهنمائی فرمائی هے، اور اس کے ذریعه آنکهوں سے پوشیده واقعات اور دلوں میں چهپے هوئے معانی ضبط تحریر میں لائے جاتے هیں۔
قلم اور تحریر کے ذریعه انسان اپنے سامنے کوئی بهی واقعه پیش کرسکتاهے جو زبان و مکان کے پردے کے پیچهے هو۔

نتیجه

قلم تهذیب کا معمارهے، زبان تاریخ کا علمبردار اور انسانی معاشرے کے درمیان رابطے کا پل ، علوم وفنون کا محافظ هے:" كل علم ليس في القرطاس ضاع " کوئی بهی علم جو کاغذ پر نهیں هے ضائع هوکر مٹ هوجاتاهے۔

صدق الله العظیم وصدق رسوله النبی الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library